السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

بلاذری نے عبدالرحمن بن معاویہ سے نقل کیا ہے کہ عامر بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا : ہم مکہ میں تھے کہ امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی وفات کی خبر دینے والا ہمارے پاس سے گزرا تو ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے وہ بھی مکہ میں تھے ۔ وہ کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور دستر خوان لگایا جاچکا تھا لیکن ابھی کھانا نہیں آیا تھا تو ہم نے ان سے کہا : اے ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ !ایک قاصد امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی وفات کی خبر لایا ہے ۔

یہ سن کر عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا : اے اللہ!معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر اپنی رحمت وسیع فرما : یقیناً آپ ان لوگوں کے مثل تو نہ تھے جو آپ سے پہلے گزر چکے ، لیکن آپ کے بعد بھی آپ جیسا کوئی نہ دیکھنے کو ملے گا اور آپ کا بیٹا یزید آپ کے خاندان کے صالح لوگوں میں سے ہے ۔ اس لیے اے لوگو! اپنی اپنی جگہوں پر رہو اور اس کی بیعت کر کے اطاعت کرو۔ الخ (انساب الاشراف 5/302(ص2146)دوسرا نسخہ5/290

(کیا یہ روایت صحیح یا حسن ہے ؟ (ایک سائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کے راوی ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ بن الحویرث الانصاری الزرقی المدنی کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"والاکثر علی تضعیفہ"

(اور اکثر (جمہور) نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے ۔ (مجمع الزوائد1/32

(حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں "من السادسة "یعنی چھٹے طبقے میں ذکر کیا ہے ۔ (تقریب التہذیب : 4011

ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ کے ضعیف عندالجمہور ہونے کے لیے دیکھئے راقم الحروف کا مضمون عبدالرحمٰن بن معاویہ بن الحویرث اور جمہور محدثین ۔

عامر بن مسعود بن اُمیہ بن خلف الجمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی یا تابعی ہونے میں اختلاف ہے ، اگر وہ صحابی ہیں عبدالرحمٰن بن معاویہ کی ان سے روایت منقطع ہے ، کیونکہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے :

(السادسة : طبقة عاصروا الخامسة : لکن لم یثبت لھم لقاء أحد من الصحابة، کابن جریج "(مقدمة التقریب ص15"

اور اگر وہ تابعی ہیں تو عبدالرحمٰن بن معاویہ کی ان سے ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں اور نہ معاصرت ہی ثابت ہے ۔

حافظ مزی نے تہذیب الکمال میں دونوں کے تراجم میں ایک دوسرے سے استادی شاگردی کا تعلق بھی بیان نہیں کیا اور نہ کسی اور کتاب میں ایسی کوئی صراحت ملی ہے لہٰذا اس سند میں انقطاع کا شبہ ہے ۔

خلاصة التحقیق یہ کہ روایت عبدالرحمٰن بن معاویہ کے ضعف ، نیز متصل نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے لہٰذا معاصرین میں سے کسی محمد بن ہادی الشیبانی کا اسے حسن قرار دینا صحیح نہیں ۔

جو شخص اس روایت کو حسن یا صحیح سمجھتا ہے اس پر یہ ضروری ہے کہ عبدالرحمٰن بن معاویہ کی عامر بن مسعود سے ملاقات یا معاصرت ثابت کرے ، نیز عبدالرحمٰن بن معاویہ کا جمہور کے نزدیک موثق ہونا بھی ثابت کرے ، اور نہ علمی میدان میں بے دلیل دعوؤں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ۔ واللہ اعلم ۔

(تنبیہ : انساب الاشراف للبلاذری کے موجود مطبوعہ نسخے کے بارے میں صحیح تحقیق کی ضرورت ہے کہ کیا واقعی یہی نسخہ بلاذری سے ثابت ہے ۔ (26/مارچ2013ء

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ